۲۴	عبدالحمید	سدوجی	مرہٹا	۲۴	خدیجہ بی	یلی	ہندو	
۲۵	عبدالہادی	سلدیا	"					
۲۶	محمد نسین	برلیا کشر سنا	"					
۲۷	عبدالحکیم	جوتی	"					
۲۸	عبداللہ	رامسامی	ہندو					
۲۹	عبدالصمد	شیشیا	نائندو					
۳۰	عبدالجلیل	وہونڈوجی راؤ	درزی ہندو					
۳۱	عبدالنبی	مدنا	ہندو					
۳۲	محمد بیگ	اپا	"					
۳۳	عبدالودود	واکیا	مرہٹا					
۳۴	عبداللہ	وانمباوی رامسامی	چنی ہندو					
۳۵	عبدالرؤف	بلیا	مرہٹا					

جناب مولانا محمد شریف صاحب دام لطافکم

السلام علیکم - چند سطرین مرسل خدمت گرامی ہین لطف فرماکے اپنے پرچۂ محترم مین چھاپ دیجئے احسان ہوگا -

سلطنتِ اسمانی

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہین کہ توبہ کرو بادشاہت اسمانی نزدیک آئی ہے اور سو دوسرے مقام پر خدا سے دعا کرتے ہین کہ تیری بادشاہت آوے معلوم نہین پادری اس سلطنت کا بانی کسکو قرار دیتے ہین پر کارِ لائل سا روشن دماغ محقق اپنی کتاب مین جسکا نام ہیرو فنہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا بانی ٹھہرایا ہے چنانچہ لکھتا ہے

Theocracy, Government of God, is precisely the thing to be struggled for; all Prophets, Zealous Priests are there for that purpose. Hildebrand wished a Theocracy; Cromwell wished it fought for it; Mohamed attained it.

ترجمہ سلطنت الہی لایق اوس کے ہے کہ اسکے لئے سعی کیجائے تمام انبیا اور سرگرم ائمہ نے اس کے لئے کوشش کی ہے - ہلڈبرینڈ نے اسکی آرزو کی کرامویل نے اسکی خواہش کی اور اس کے لئے لڑا (پر) محمدؐ نے اوسکو حاصل کیا یعنے اسکے قایم کرنے مین کامیاب ہوے فقط بڑی خوشی کی بات ہے کہ جو دعوی اہل اسلام نے آن حضرت کی نسبت کئے ہین اور جنکو بعض کور چشم یا کم ظرف پادری محض مبالغہ سمجھتے ہین ان کی تصدیق بڑے بڑے محقق مدقق کرتے ہین - راقم م - خ ازلیونہ ۹ر دسمبر ۱۸۸۸ء

بقیہ بشالہ ضلع گورداسپور

مین مولوی سید احمد علی صاحب واعظ انجمن اسلام لاہور و پادری وائٹ برخت صاحب کا مناظرہ

مولوی صاحب ای حاضرین مجلس آپ نے پادری صاحب کی تقریر کو سنا اور غور کیا کہ عیسیٰ خدا کا حقیقی فرزند ہی اور یہودیون نے اوسے اس دعوے پر مجرم ٹھہراکر صلیب دیا اور خدا باپ نے اپنے بیٹے کی کچھ مدد نہ کی اور بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو باپ کا شریک خدائی مین برابر اوسے یہود نے صلیب دیا پس اسمین غلبہ عبودیت اور مغلوبی معبودی کی پائی گئی دوسرے پادریصاحب کا یہ فرمانا کہ مسیح پر اس دعوے کے سبب کفر کا جرم قایم کیا گیا اور وہ اسی جرم مین صلیب دیا گیا ہے محض غلط ہے یوحنا کی انجیل کے ۱۰ باب کی ۳۱ آیت سے ۳۷ آیت تک لکھا ہے یہودیون نے پتھر اٹھائے کہ اسے یعنے مسیح کو پتھراؤ کرین مسیح نے انہین یعنے یہود کو کہا کہ مین نے بہت سے اچھے کام تمھین دکھائے ہین ان مین سے کس کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو یہودیون نے اسے جواب دیا اور کہا ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہین بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہین کہ تو کفر بکتا ہے اور انسان ہوکر اپنے تئین خدا کا بیٹا بناتا ہے یسوع نے اونہین جواب دیا کیا تمھاری شریعت مین یہ نہین لکھا ہے کہ مینے کہا تم خدا ہو جب کہ اسنے انہین جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہین کہ کتاب باطل ہو تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان مین بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ مین نے کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون انتہی اس عبارت سے دو امر ظاہر ہوے ایک یہ کہ یہودیون نے جو حضرت مسیح پر کفر کا الزام لگایا تھا اسے حضرت مسیح نے ۸۲ زبور کی اول آیت کے حوالہ سے ایسا اٹھایا کہ یہودیون کو بجز سکوت کے اور کچھ نہ پڑا دوسرے اپنے نسبت یہ ظاہر کیا کہ جیسے بنی اسرائیل مین عام و خاص لوگ خدا کے بیٹے کہلائے گئے ہین ویسا ہی مین نے اپنے تئین کہا سو یہ بات درست ہے بنی اسرائیل مجازاً ابن اللہ کہلاتے تھے یعنے خدا کے پیارے پس ایسے ہی مسیح بھی خدا کے پیارے ہین اس لفظ سے کسی طرح خدائی ثابت نہین۔

پادری صاحب اس دلیل سے بھی درگذرے اور کہنے لگے کہ دیکھو انجیل یوحنا کے ۵ باب کی آیت ۱۸ مین ہے مسیح یہودیون سے فرماتے ہین مین تمھین سچ سچ کہتا ہون اس سے پہلے کہ ابراہیم تھا مین ہون دیکھو مسیح نے تقدیم اپنی ابراہیم سے فرمائی پس تقدیم بالزمان مراد ہے باعتبار باطن کے اور تقدیم زمانی باعتبار باطن عیسوی کے نہین ہوسکتی مگر یہ کہ وہ خدا ہون سو بیشک وہ خدا ہے۔

ہم جواب یہ تاویل انکی صحیح نہین تاویل صحیح یہ ہے کہ یہان سے تقدیم بالشرف مراد ہے اور تقدیم بالشرف سے الوہیت کسی طرح ثابت نہین ہوتی غایت الامر یہ ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ نے اپنی تعریف کی کہ مین ابراہیم سے اچھا ہون یعنے رتبہ مین زیادہ ہون۔

پادری صاحب نے پھر فرمایا دیکھو انجیل یوحنا کے ۵ باب کی آیت ۲۲ مین مسیح کا قول ہے کہ باپ کسی پر عدالت نہین کرتا بلکہ ساری حکومت بیٹے کو دی اس سے صاف صاف اوسکی الوہیت ثابت ہے

م۔ جواب ایسے جملون سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت کرنا آپ ہی کی عقل کا کام ہے اسلئے اگر سارے اختیارات اور سب چیزون اور حکومتون کے ملنے سے پوچھی جائے تو یہ وہم وخیال ہی خدا تو مستقل بااختیار ہے اسے کسی طرف سے اختیار نہین دیا گیا مسیح کو خدا کی طرف سے اختیار دیا گیا تو اسی سے ثابت ہوا کہ وہ خدا نہین چنانچہ توریت مین کتاب خروج کے ۷ باب کی اول آیت مین موسیٰ کو خداوند تعالیٰ فرماتا ہی مینے فرعون کے لئے تجھے خدا بنایا تھا اور تیرا بھائی ہارون تیرا نبی ہوگا اسی طرح حضرت عیسیٰ نے بھی حواریون کو خدا بنایا ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل ۱۰ باب کی ۳۴ آیت مین فرماتے ہین کہ اور وہ بزرگی جو تو نے مجھے دی ہے مینے انہین دی تاکہ جسطرح سے ہم ایک ہین ایک ہون اب ان فقرات سے یہ ثابت ہوا کہ موسیٰ اور حواریین مسیح خدا ہون اس دلیل کو مولوی صاحب نے حاضرین جلسہ کے طرف پیش کرکے دریافت کیا کہ کیا سب طرح کا اختیار ملنے سے حضرت مسیح خدا ہوگئے حاضرین نے کہا ہرگز نہین وہ ان دلیلون سے ہرگز خدا نہین ہوسکتے۔

پادری صاحب نے اس دلیل سے بھی درگذر کرچکی دلیل اور بیان کی کہ دیکھو انجیل یوحنا کے اول باب مین ہے ابتدا مین کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ پھر اسی باب کی ۱۴ آیت مین ہے وہ کلام مجسم ہوا اور کلمہ سے مراد عیسیٰ ہے کہ وہ ازل سے خدا کے ساتھ تھا اور وہ کلام خدا ہے جیسا کہ اول آیت کے تیسرے فقرے سے ثابت ہی پس وہی کلمہ ازلی مجسم ہوا گویا خدا جامہ انسانیت کا پہن کر ہمارے گناہ کے بدلی (فدیہ) کفارہ ہونے آیا اور آپ اہل اسلام لوگ بھی مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہتے ہو پس یہ آیت مسیح کی الوہیت کے ثبوت مین دلیل کافی ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ اس آیت سے بھی اپنکا مطلب برنہین آتا کیونکہ ہم لوگ جو حضرت مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہتے ہین تو یہ لفظ شرافت اور بزرگی ظاہر کرتا ہی کہ مسیح بزرگ ہین اس سے حضرت مسیح کی خدائی کسی طرح ثابت نہین ہوتی رہا انجیل یوحنا کا پہلا باب اول آیت کا تیسرا جملہ کہ کلام خدا تھا یہ لفظ تمھارے کتب بائبل مین عام ہے کہین قاضیون کو خدا کہا جیسا ۸۲ زبور کی اول آیت سے ثابت ہے اور کہین فرشتہ کو خدا کہا جیسا کہ توریت کی کتاب پیدایش کے ۳۸ باب سے ثابت ہے کہین حضرت موسیٰ کو خدا کہا ہے جیسا کہ توریت کی کتاب خروج کے ۴ باب سے ثابت ہے پس ایسے لفظون سے کسی کی خدائی ثابت نہین ہوتی اور کلمہ مجسم ہونے کا یہی مطلب ہے کہ وہ حکم خدا جو کہ روز ازل مین مقرر ہوچکا تھا کہ عیسیٰ بن باپ پیدا ہو اوس حکم کا ظہور ہوا۔ باقی آئندہ

بنگلور کے کوائف

شیاطین الانس

جب عیسائی مشنریون نے یہ دیکھا کہ باوجود راتدن

کی محنت اور سر دردی اور کروڑہا روپیہ کے اخراجات اور دور دراز ملکون کی سفر سے اہل ہند پر اپنا جعل حسب دلخواہ نہین چل سکتا اور خاطر خواہ تعداد کو جو کہ ان تمام کوششون سے معاوضہ مین ہونا چاہئے کرستان نہین بنا سکتے تو انہون نے کیا کیا کہ مشن کے لیڈیون کو کشیدہ کاڑھنا۔ سینا پرونا۔ گلوبند بنانا۔ اور لکھنا پڑھنا سکھانے کے بہانے سے اور درحقیقت ان کی دین سے گمراہ کرکے دین عیسوی کا پرتو انپر ڈالنے کی غرض سے مسلمان اور ہندو شریفون کے گھرون مین بھیجنا شروع کیا۔

اہل ہند اگر غور کرتے تو معلوم کرسکتے تھے کہ ان کے یوروپ وامریکہ کے دور دراز ملکون کے سفر انکا اس طرح روپیہ کا خرچ۔ بے حساب آدمیون کا اس طرح زحمت اور تکلیف گوارا کرنا خالی از غرض نہین ہے اور ان کی اس گندم نمائی اور جو فروشی کو اچھی طرح پاسکتے تھے مگر جب آدمی کو ایک دفعہ ٹھوکر لگتی ہے تو دوسرے دفعہ پاؤن دیکھہ بھالکر رکھتا ہے۔ مدراس کرسچن کالج کا واقعہ تو سنا دیا جاچکا ہے کہ کس طرح ایک ہندو لڑکا کرستان بنایا گیا۔ پٹنہ مین ایک مرد والی عورت کو انھین مشنری لیڈیون نے بہلا پھسلا کر کرستان کردیا اور بعد عدالت کے طرف رجوع کرنے کے مقدمہ ثالثی کے سپرد ہوا اور ثالثی نے یہ فیصلہ کیا کہ عورت اسکے مرد کو دیجاوے۔ مشنریان اپنا سا منھہ لیکر رہ گئے۔

بنگلور کا حال سنئے یہان ہی ایک شریف ہندو کے یہان مشنری لیڈیان اسی بہانہ سے آیا جایا کرتی تہین اور کرستانی کی تعلیم درپردہ کیے جاتی تہین ایک دن موقع پاکر اس کی لڑکی کو اڑا لیگئین اور کرستان کر ڈالا ہندو دن سے بڑے پرجوش جلسے ہوے اور مشنری اسکولون مین اپنی اولاد کو بھیجنا یکلخت بند کردیا اور فی الفور ایک بڑے زنانہ اسکول کی تجویز کردی اور چندہ بھی ہوگیا۔

ہم کو اس موقع پر مسلمانون پر بہت افسوس ہوتا ہے جب دیکھتے ہین کہ وہ اتنک ساکت ہین اور اس طرح کے کارنمایان نہ کرسکے کچھ نہوتا تو بنگلور کے مسلمان اتنا تو کرتے کہ جو زنانہ مدارس مشن کے مسلمانون کے لئے حال ہی مین قایم کئے گئے ہین انہین کو اپنے علحدگی سے بیکار کردیتے اور اپنی آپ تعلیم کرنے کے وسایل کو تلاش کرتے۔ باقی آیندہ۔

مولوی عبدالصمد صاحب کا وعظ

پچیس تیس روز کے عرصہ سے مولوی عبدالصمد صاحب کا وعظ اسلام پر جو پہلے کرستانون کے لیڈر مشنری تہے اور بعد تحقیق اسلام سے مشرف ہوے ہین بارکت رود مین مسجد اہل حدیث کے بارہ وعظ کے بعد ہوا کرتا ہے خلایق کا انبوہ ہر روز رہا کرتا ہی دشمنون کے دل آتش حسد سے کباب ہوتے ہین صاحب موصوف اردی جو یہان کی دیسی بولی ہے اور کنڈری اور

بلیباری مین خوب بول سکتے ہین اردو مین بھی خوب مطلب ادائی کرتے ہین انگریزی تو ان کی مادری زبان ہے۔

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد طالبان اخبار نبوی کو نوید اور شایقین آثار مصطفوی کو مژدہ کہ امام بخاری امام شافعی علیہما الرحمہ والغفران کی کتاب **الادب المفرد** اور مسند امام شافعی جسکے نسخے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما مین بھی عدیم الوجود ہین تو نادر الوجود ہین اون کتابون کی طبع سے اللہ تعالی نے مطبع خلیلی کو عزت بخشی شایقین کو چاہیے کہ اسکی برکات کی تحصیل مین کوشش فرماوین مژدہ ثانی ہنوز فن رجال حدیث مین کوئی کتاب اردو زبان مین شایع نہین ہوی جس سے اردو دان لوگ حدیث کے راویونکا حال دریافت کرکے بہرہ مند ہوتے اور اپنی تحقیقاتکو کامل کرتے الحمد للہ کہ تقریب التہذیب کا ترجمہ تیار ہی خالق کارم ہوا قریب مین زیور طبع سے آراستہ ہوکر ہدیہ ناظرین باتمکین ہوگا یہ کتاب مسمی بہ فتح قریب بتقریب التہذیب چار حصہ کرکے شایع ہوگی۔

فہرست کتب موجودہ مطبع خلیلی واقع آرہ ضلع شاہ آباد

الادب المفرد دولایتی سفید کاغذ وبیز	عمدہ	ایضاً معمولی	عمدہ
مسند امام شافعی	عمدہ	معمولی	عمدہ
فتح مراد	۲ر	طریق النجاح لاہل الفلاح	۲ر
حصہ اول تلقین التشریف لعلم التصریف	۳ر	سلالۃ الصرف	ار
دوم ارشاد الطلاب الی علم الاعراب	۲ر	سلالۃ النحو	ار
سوم ارشاد الطلب الی علم الادب	۸ر	اعلام لاہل الانصاف	ار
چہارم تہذیب	۳ر	فتوی احتیاط الظہر	ر
طریق النجاۃ ترجمہ الصحاح من المشکوۃ کامل	عمدہ	فتوی عیدگاہ	ر
جلد اول	۹ر	فتوی صلحنامہ دہلی	ر
جلد ثانی	۷ر	کریما کاغذ عمدہ خوشخط قلم عمدہ کاتبون سے جز	
جلد ثالث	۸ر	سپارہ عم عمدہ کاتبون سے جز	
جلد رابع	عمدہ	قواعد بغدادی عمدہ کاتبون سے جز	
کشف الکربہ مع ترجمہ	۳۰ر	قواعد اردو حصہ اول عمدہ کاتبون سے	
زیارۃ القبور مع ترجمہ	۵ر	دوم	الیضاً
خیر الوظایف	۰ر	سوم	الیضاً
بحر زخار	عمدہ ار	مناظرہ مرشد آباد	۱۰ر
معیار الحق	عمدہ ار		

مراسلات مذہبی

اس نادر رسالہ کے جسکا نام عنوان پر لکھا گیا ہی دو حصے ہین پہلے حصے مین اولاً قرآن مجید کی کتابت اور صحت کو عمدہ طور سے بیان کیا ہی پھر اثبات نبوت سرور انبیا محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والثنا متعدد دلایل سے کیا ہی دوسرے حصے مین ابطال الوہیت و کفارہ مسیح و تثلیث اور ان دلایل کو جسکا کیا ہی جو بیبل کے الہامی ہونے پر بیان کیے جاتے ہین اور مشہور اور اہم اعتراضات کے جوابات شافی دیے ہین اور بیان نہایت سلیس اور عام فہم ہی شایقین مشتہر سے قیمت ذیل پر طلب فرماوین۔ قیمت فی جلد عہ۔ محصول ۲ر دس جلد سے خریدار کو فی عہ ر

المشتہر

چودہری مولا بخش کانپور محلہ توپخانہ بازار کہنہ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف نے باہتمام چھپا

منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ ۹۱

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

توریت ملا توریہ انجیل شعیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۰۶ھ | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

استفتا

جناب مولانا محمد مشرف صاحب دام فیوضکم -

السلام علیکم - چونکہ ہمکا اخبار صداقت شعار تحقیق امور دینیہ کے لئے موضوع ہوا ہی ایک استفتا آپکی خدمت مبارک مین ارسال کیا ہی امید کہ آپ اسکو جہاپکر اور مولینا مولوی محمد علی صاحب سلمہ یا اور کوئی بزرگوار اسکا جواب تحریر فرماکر مستفتی اور دیگر مسلمانون کو ممنون فرماوین گے - وہو ہذا

کیا حکم ہے اوس شخص کے حق مین جو مسلمان ہوکر شراب یا کوئی اور نشہ آور چیز جسکا استعمال شرعاً ممنوع اور عقلاً و عرفاً مذموم ہے علانیہ بیچے یا ایسے بیچنے والے کو مکان کرایہ پر دے یا کسی طرح اوس کی مدد اور اعانت کرے اور آیا ایسے شخص کے یہان کھانا پینا یا اوس کی شادی غمی مین شریک ہونا جایز ہے یا نہین اور جو کوئی دیدہ و دانستہ اس کے سانحہ مواکلت کو درست بتائے اور اوسکی حمایت کرے اور باوجود قدرت کے اسکو اپنی جماعت اور برادری سے موقوف نہ کرے اس کے لئے کیا وعید ہی بیان فرمائے اجر ہوگا - فقط

راقم ایک بندۂ خدا از پونہ

قبول اسلام

(ایشیا مینر مین)

ایشیا مینر مین عیسوی مذہب کے بہت بڑے گروہ یودگا ارکنکیا اور ماراش گریک چرچ کے نام سے مشہور ہین ان سب گروہون کا افسر اعلیٰ موکاریکین جو بشپ کا عہدہ رکھتا تھا حال مین معہ اپنی والدہ کے مشرف باسلام ہوا بشپ کا نام عصمت مختار اور والدہ کا فاطمہ منیر رکھا گیا -

(رنگون مین)

جناب محمد ابراہیم پیوریا صاحب رنگون لکھتے ہین "ایک ہندو مجمع خاص و عام مین پیش امام حافظ غلام محمد صاحب کے ہاتھ پر جنھون نے بہتون کو مسلمان بنالیا ہے مسلمان ہوا اسکا نام شیخ احمد رکھا گیا"

چھپر کے میلہ مین مسلمان عالمون کے فاضلونکی مشن

سون پور مشن کے حالات جو سکرتری انجمن اسلامیہ بانکیپور نے ہمارے پاس بھیجے ہین درج ذیل ہین۔

انجمن اسلامیہ بانکیپور کا ماہانہ جلسہ ۱۱ ماہ رمضان کو کالج مین منعقد ہوا تھا اور اوسمین آرہ کے مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ مسلمان واعظین اسلام پر وعظ کہنے کے لئے چھپر کے میلہ مین بھیجے جائین اور اخراجات سفر کے لئے چندہ جمع کیا جائے اور اس تحریک سے کل حضار جلسہ نے جو ۱۰۰ کے قریب تھے اتفاق ظاہر کیا۔ دریادل مسلمانون نے چندہ دیکر ایک فنڈ قایم کیا جسکا نام اسکے بعد چھپر مشن فنڈ رکھا گیا اور بعض نے ان مین سے اس کارروائی سے اپنی دلی ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے ۲۸ روپیہ اسیوقت دیدئے۔

ایک دوسری دیسی ہی پسندیدہ تجویز محمدن مشنری مولوی حسن علی صاحب نے کی وہ یہ کہ مسلمان بچون کے لئے ایک یتیم خانہ تیار کیا جائے اس صلاح سے بھی سب نے اتفاق رائے ظاہر کیا۔ اس عمدہ کام مین جہانتک جلد موقع ملیگا انجمن ہاتھ لگا دیگی۔

مولوی سید فضل امام خان بہادر نے جو صدر انجمن تھے برخاست جلسہ سے وقت جلسہ انتظامیہ کو یہ صلاح دی کہ چونکہ وقت زیادہ نہین ہے جہانتک جلد ممکن ہو چھپر کے میلہ مین مشن کے بھیجے جانے کی تیاری کیجائے حسب صلاح صدر انجمن جلسہ انتظامیہ نے نہایت کوشش کرکے ۶۲ روپیہ اور چندہ سے جمع کئے اور اس مقصد کے لئے اچھے مستعد واعظین بہم پہونچائے واعظین ذیل کمیٹی کی طرف سے نامزد کئے گئے مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب اروی۔ مولوی عبد العزیز رضا رحیم آبادی مظفرپوری مولوی عبد الغفار صاحب منہدانوی عظیم آبادی مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظم گڈہی مولوی علی حیدر خان صاحب لکھنوی اور مولوی عبد اللہ صاحب جو کلکتہ کے بڑے مناظر ہین۔ شخص آخر الذکر چونکہ کلکتہ مین نہ تھے مولوی رحیم بخش صاحب کلکتوی جو ایک دوسرے مشہور مناظر ہین ان کی جگہہ پر بلائے گئے گیارہ ممبر شمول سکرتری و جوائنٹ سکرتری اور پانچ خدمت گار رسون پور مشن کے انتظام کے لئے مقرر کئے گئے پانچ خدمتگارون مین صرف دو کرایہ کے تھے تین دن یعنے ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ نومبر وعظ کے لئے مقرر کئے گئے تھے ۱۶ کو مشن روانہ ہوی اور ۲۰ کو دو ہندؤن کو مشرف باسلام کرکے واپس آئی۔

ایک روز قبل سے جوائنٹ سکرتری ایک ممبر اور خدمتگار کل سامان درست کہنے کے روانہ کئے گئے

تھے اور مشن نے پہونچنے کے بعد سب انتظام درست پایا
واعظین سرکون پر بھی وعظ کہتے تھے اور ایک شامیانے
کے نیچے بھی جو مولوی سید فضل امام خان بہادر نے
اسی کام کے لئے دیا تھا۔ صبح اور شام کے وقت گنجی
آبادیون مین سرکون پر وعظ ہوا کرتا تھا اور دن
کے ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک شامیانے کے نیچے گورا بازار
مین جہان مشنریون کے خیمے بھی تھے واعظین حسب
درخواست سکرٹری یا سرکون پر وعظ کہتے تھے
یا شامیانے کے نیچے۔ مضامین وعظ وحدانیت خدا
اور اسلام کی خوبیان ہوا کرتے تھے تین وعظ مسلمانون
کے گوش گذار کرنے کے قابل ہین ایک وہ جو مولوی
عبد العزیز صاحب نے ایک پنڈت کے خلاف مین
گاؤکشی پر کہا تھا اور دوسرا وہ جو مولوی رحیم بخش
صاحب نے مشنریون عیسائی کے خلاف مین کہا تھا
اور تیسرا وہ وعظ جو مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب
آروی نے نہایت قابلیت کے ساتھ اسلام کے مسئلہ
وحدانیت اور ہندؤن کے بہت سے دیوتا دؤن
کے پوجے پر بیان فرمایا تھا۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب
و مولوی عبد الغفار صاحب و مولوی علی حیدر صاحب
نے بھی اپنے معوضہ کامون کو نہایت خوبی کے ساتھ
انجام دیا۔

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ مولوی رحیم بخش صاحب
اور ایک پنڈت کے درمیان جو مباحثہ ہوا اوسمین
مولوی رحیم بخش صاحب کو جواب دینے کی حاجت نہوی
اور مستمعین مین سے ایک بیدانتی اسلامی واعظ کیطرف سے
پورانے مباحث کا جواب دینے کو کہڑا ہو گیا۔
کلکتہ کے عیسائی مشنری ریورنڈ جارڈن کو مولوی
رحیم بخش صاحب نے مذہبی امور پر بحث کرنیکو بلایا
لیکن کسیوجہ سے جسکا حال پادری ہی صاحب کو خوب
معلوم ہوگا اونہون نے مناظرہ سے انکار کیا۔
تین دنون مین کل ۳ وعظ بیان ہوے ہر وعظ مین
مستعین کا اجتماع اچھا تھا ماقبل آخر وعظ مین غیر معمولی
مجمع تھا جسمین تین ہزار سے زیادہ ہندو اور مسلمان
شریک ہون گے چند یورپین اور یوریشین اور یہودی
بھی شریک جلسہ تھے۔
سکرٹری اور ایک ممبر انتظام باورچیخانہ مین مصروف
رہتے تھے سکرٹری بہ رخصت و جوابت سکرٹری اور
دوسرے ممبر واعظین کے ساتھ ساتھ جب سرکون پر وعظ
کہنے کو نکلا کرتے تھے رہا کرتے تھے مولوی عبد العزیز و
مولوی عبد الغفار صاحبان سونپور مین اپنے اپنے خیمون مین اپنے خرچ سے رہتے تھے۔
اس مشن مین ممبر و واعظین اور ان کے متعلقین اور خدمتگار
ملاکر کل بیس آدمی تھے۔
دونو مسلمون مین سے ایک چرکت سنگھ ہین جنکا نام اب عبد الغفار
ہے اور جو یہان مشن کے ساتھ اسلام کے اصول سیکھنے کیلئے
آئے ہین۔ مشن کی کامیابی واعظین اور ممبرون کی
کوششون اور ہمارے معزز مولوی سید فضل امام خان بہادر
کی حمایت کی بدولت ہوئی۔ باقی آیندہ۔

اسلام کے مؤثر خیز

بنگلور مین نو مسلمون کا جم غفیر

اگر بغور دیکھا جاوے تو اسلام کی برکتین نیک تاثیرین بے انتہا خوبیان اور اوس کے قبول کرنے والے پر اوضاع و عادات بد و اطوار مکروہ کا تغیر و تبدل افعال و اخلاق حسنہ سے ایک روشن معجزہ ہے اور اوس کے خدا کے طرف سے ہونیکی ایک بین دلیل اسلام کا ابتدائی زمانہ دیکھو اوس کی اشاعت اول جہان ہوی اوس سرزمین کو دیکھو۔ وہان کے لوگون کو دیکھو۔ اور ان کے عادات و اطوار قبیحہ پر نظر کرو اور اسلام کی برکت سے یکایک کے تغیر و تبدل پر غور کرو۔ اور وجدان اور حق کی تجسس اور تلاش کرنے والی انکھون سے اسبات کا فیصلہ کرلو کہ بغیر مدد و نصرت خدا ایک نبی امی سے یہ بات ناممکن تھی اور اسلئے دین اسلام سچا ہے!۔

وہ لوگ جن کو اول دفعہ انوار و برکات اسلام نے سرسبز و شاداب کیا یہ عرب تھے ان مین ایسے ایسے افعال و اعمال قبیحہ رائج تھے خدا کی پناہ۔ تھے تو آدمی۔ مگر حیوان کہین ان سے اعلیٰ و افضل۔ پرلے درجہ کے جاہل۔ بلا کے سرکش۔ کینہ ور۔ بدمعاش مبلغ سے دور فساد سے قرین۔ ہر ہر فرد شراب خواری مین مخمور اصنام پرستی مین چور تھا دو شخصون کی لڑائی کے لئے ساری قبیلون کا عناد و فساد تو مشہور ہی ہے اگر کہین اب فساد کا بیج بویا جاتا تو سات پشت تک گذر کر بھی اوسکی شاخین ہری بھری رہتین کبائر کو ایجاد عادات سے جھوڑانا اور ان کو حیوانیت کی رسم و رواج سے بچاکر آدمی بنانا آسان بات نہی؟ کیا ایک نبی امی سے اگر اوسکی تعلیمات اور اوس کا دین خدا کی طرف سے خود خدا اوسکی مدد پر نہوتا تو یہ ممکن تھا؟ ہرگز نہین۔

بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اگر اقنوم ثالثہ تثلیث تین سے تہتر ہوکر ہر ہر فرد مین حلول کرتے پھرتے اور اون کو راہ راست پر لایا چاہتے تو یہ اون ہونی بات تہی۔ عیسیٰ مسیح تو راہ پای ہوے یہودیون کو راہ پر لانے مین باوجود (حسب عقیدہ عیسائیان) خدا ہونے کے ناکامیاب رہے۔ روح القدس سے ہوکیا سکیگا وہ تو ایک فرشتہ درماندہ و عاجز تھے خود باپ کو ہی (اگر وہ درحقیقت محتاج الیہ ان دو کا ہے) تو ضرور بے نیل مرام کف افسوس ملنا پڑتا۔

یہ اسلام ہی کے برکات روحانیہ اور تعلیمات سماویہ کی انوار و برکت ہے جس نے انکو انسان بنایا اور ایسی ایسی قبیح رسوم اور عادات سے بچاکر راہ راست کی تعلیم کی۔ جہان بتون کی دن رات پرستش ہوتی تہی وہان تھوڑے ہی عرصہ کے اندر ایک خدا کی عبادت ہونے لگی۔ جہان شر و فساد کا زور تہا۔ وہان صلح و آشتی موجود ہوگئی جہان شراب خواری وغیرہ کبائر کا شور تھا وہ پارسائی کے پانی سے سیر ہوکر رہ گئے جن کے دلون مین شرک اور اصنام پرستی کی گہری جڑ تہی اب وہان توحید خدا کا مبارک بیج بویا گیا جو کینہ ور سرکش و مغرور تہا اب وہ خود ہی عاجز خدا کا سچے دل سے فرمانبردار اور آشتی جو

جو کچھ فرق تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام کے حکمت آمیز تعلیمات نے جو جو بعید از انسانیت افعال انسانون مین رائج تھے ان کو دفع کرکے ان کی جگہ عمدہ دین و دنیا کے کارآمد مسائل سکھائے اور انسانیت کی آداب و اخلاق کی تخم ریزی کی۔

نور افشان نے کچھ عرصہ ہوا کہ ایک مضمون مین اس بات کو ثابت کرنا چاہا ہے کہ عیسائی مذہب ساری ہند یا ساری دنیا کے لئے ضروری ہے مگر یہ صرف انکی دھوکہ دہی ہے۔ ہم کہتے ہین کہ مبارک مذہب اسلام ساری دنیا کے واسطے اشد ضروری اور حصول نفع کثیر کے لئے قابل پیروی ہے اسکے ثبوت کے لئے اگر سرزمین کو جہان عیسائی مذہب شایع ہے اور اوس سرزمین کو جہان اسلام اپنی اصلی حالت پر شایع ہے باہم ملاکر دیکھئے۔ آپ اول الذکر ممالک کو یعنے جہان نصرانیت شایع ہے بالکل کبائر معاصی زنا شراب خواری چوری وغیرہ وغیرہ سے مملو پائینگے اور آخر الذکر مین آپ بالکل برکات ہی برکات دیکھینگے وہان کسی قسم کے گناہ ہی کا نام نہ ہوگا پولس بندوبست وغیرہ وغیرہ کے نام تک سے وہان کے لوگ بسبب اپنی بے گناہی کے ناواقف ہونگے مسٹر کوپ وایٹ ہوتے نے تھوڑے ہی عرصہ کے پہلے اپنے سفر مین ہوتے ہوئے ایک بندرگاہ پر گذر ہوا جہان کا مذہب اسلام تہا اور ہونے وہان کے جو حالات دیکھے وہ نہایت تعجب خیز ہین اور وہ حالات مین طور پر اسلام کو سلامتی دنیا کے لئے قابل پیروی ثابت کرتے ہین وہ لکھتے ہین۔"

ایک مشرقی تصویر

مین کوئی پندرہ تک ایک چھوٹے سے بندرگاہ مین رہا اس شہر کی آبادی ۶۰۰۰ کے قریب ہے اور ایک بڑے صوبے مین یہ اکیلا شہر واقع ہے اسمین پانچ مسجد ہین اور یہ مسجد خاص خاص آدمیون کی فیاضی سے بنائے گئے ہین یہان کسی قسم کا مذہبی تنازعہ عقاید اور فرایض مین نہین ہے صبح و شام عبادت ہوتی ہے اور مسجدون مین آدمیون کا بہت ہجوم رہتا ہے جو نہایت صدق دل سے فرایض ادا کرتے ہین یہ عمارتین راتدن کہلی رہتی ہین اور عبادت کرنیوالون کا تانتا لگا رہتا ہے۔ یہان یہ ہے آدمی کو بھی شراب خواری تک کے ارتکاب یا دیکھنے اور سننے دونون تک مین رہا مین نے کسی قسم کی بدچلنی یا بدوضعی نہین پائی اور یہان کوئی جیل خانہ نہین ہے ایک بدذیانت اور میا جسریت اور بیرج وغیرہ کبھی کبھی وارد الخلافہ سے آتے ہین یہ عہدہ دار اس مقام مین ہمیشہ نہین رہتے ان مین سے ایک آدمی نے مجھ سے اس بات کا یقین دلایا کہ یہان جرائم ہوتے ہی نہین۔ اور چونکہ وہان جرائم نہین ہوتے اسلئے ادنی جرم پر جو شاذ و نادر واقع ہوتے ہین چشم پوشی کیجاتی ہے اور اوسکی مثال لکھتا ہون مثلاً ایک مرتبہ ایک پردیسی نے بہر بازار اس بات کا اقرار کیا کہ مین ایک جاسوس ہون۔ اسکو چند گھنٹے روک لیا گیا اور اوسکے بعد اوس سے کہدیا کہ تو اپنے گھر جا یہان

لوگ مفلس ہین لیکن سوائے ایک اندہے فقیر کے مین نے
کسی کو سایل نہین دیکھا اور سوسائیٹی کے انتظام ایسے
عمدہ ہین کہ بہت سے گناہ جو عورتون سے متعلق ہین
وہ یہان لوگون کو بہی معلوم نہین پولس اور رجسٹر
واردات (سیتجیوٹ بک) کو یہان لوگ سمجہ ہی
نہین سکتے اور یہ بات ظاہر مین یہان ناممکن معلوم
ہوتی ہے کہ ایک لڑکی کی بہی بیحرمتی کرے اور یہہ
عورتین نہایت معصوم ہوتی ہین اور اخلاقی خیالات
ان سکے نہایت بلند ہوتے ہین۔
اور خدا کا نام انکی زبان پر تہا تو اوس خدا کا نام
تہا جو تمام کائنات کا بادشاہ ہے اور جسکا وہ اپنی
عبادت مین ہمیشہ اقرار کرتے ہین۔
یہ بہی ضرور ہے کہ مین اب بتا دون کہ یہ جگہ پولونیا
نہین ہے اور نہ عیسائی دنیا مین واقع ہے یہ عرب
مین ہے بحر قلزم کے کنارے پر۔ مدینہ کے شمال و
مغرب مین یہان بارہ سو برس سے عیسائیون کا
قدم نہین آیا جب سے کہ مشرقی رومیون کی سلطنتون
نے اپنی فوج اسکے قرب جوار سے بلالی تہی۔
واکیہ خط ۱۰ دن جنگل مین سفر کرکے اور دو گانون
چیچ مین تہر کر سمندر تک پہونچا تا ہے بعض دفعہ
اوس کے پاس دس ہزار روپیہ تک کے جواہرات
ہوتے ہین وہ اکیلا ہوتا ہے اور اونٹ کے پاس
رات کو سو رہتا ہے اور کسی قسم کی چوری اور
برائی کا اندیشہ نہین ہوتا۔ اب فرض کیجئے کہ ایک
پادری صاحب یہان آکر رہین تمام پولیٹکل انتظام

اور ملکی مضبوطی تباہ ہوجاویگی۔ اسلام کے ان غلامانہ
سے نتائج جو کہ مغربی شائستگی کے گناہون سے متاثر
نہین ہوے ہین جیسے سمرنا اور قاہرہ وغیرہ مقامات
سے حالات پر نظر کرکے مین نے کینن تیلر کے قابل تعریف
مضمون کو بہت دل سے پسند کیا اور اوسکی تصدیق
کی کیونکہ جیسے میری الوج کے رہنے والے دوست
ہین ویسی ہی حضرت ابراہیم تہے لباس۔ عادتین۔
مذہب اور زبان بالکل وہی ہے۔
اسلام مین جون ہی ایک آدمی نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کہا وہ سچے یقین کرنے والون کے بہائی چارہ مین
شامل ہوگیا اور ان لوگون مین سے ہوگیا جو پاکی
ڈھونڈہتے ہین"
مذیلہ تفصیل نو مسلمان بنگلور کی ہے اکثر تو اس مین مرہٹے
تہے مگر وہی جاہل عربون کے طرح بدمعاش تہے جہان
ایک حبہ بہی ہاتھ لگتا وہ نذر میخانہ ہوتا دوستی محبت
مروت اخلاق اور نیک چال وچلن کا نام نہ تہا مگر
جون ہی اونہون نے اسلام قبول کیا گویا انہون نے نیک
نیا جنم حاصل کیا تمام برائیون اور افعال و رسوم مذمومہ
کو اعمال و افعال حسنہ سے بدل لیا۔ اسلام نے وہی
برکات کا پرتو ان پر ڈالا جو اسکی ذات مین ہے۔
اور ان کو پرلے درجہ کے کفایت شعار بنا دیا شراب
کے استعمال سے تو انکو اس درجہ نفرت حاصل ہوی کہ
گویا اونہون نے کبہی نام بہی نہ سنا تہا اور عزت و
آبرو کے ساتہہ زندگی کرنے لگے ہین بخلاف مذہب
عیسوی کے کہ جہان مذہب قبول کیا بس کیا تہا سب

طرح کے قیدِ قضیے پاک جو جی چاہے کیجئے شراب وکباب
وغیرہ وغیرہ سب حلال عیسائی مذہب کیا قبول کیا آزادی
کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا چلو کفارہ کے بھروسے پر سب
کچھ کر بیٹھو ہمارے لئے تو عیسیٰ مسیح کفارہ ہوئے ہین
یہ تو چشمدید مثال اسلام کے بین اور بہتیرے نتائج نصرانیت کے کیا اب بھی نور
افشان اسبات سے باز نہ آئیگا کہ عیسائی مذہب ضروری
ہے؟ یہ بات بھی عیسائیون کے لئے قابل رشک اور
افسوس ہے کہ اتنے ذرے سے عرصہ مین اور وہ بھی
شخصی کوششون سے جتنے مسلمان بنائے گئے وہ
ان کی برسون کی محنت اور صدہا روپیہ کی فضول
اسراف اور بے حساب آدمیون کی اجتماعی اور مشنی
قوتون سے ہونا مشکل ہے۔

مقدس اسلام! اگر حیوانیت کا جامہ اوتار کر
انسانیت کا مکلف لباس پہنانا جانتا ہے تو تو ہی جانتا
ہے۔ مسرفون کو کفایت شعار بناتا ہے تو تو ہی۔
تو ہی نے توحید کو ہم تک پہونچایا تو ہی
نے ہم کو شرک بت پرستی تثلیث پرستی اور اصنام
پرستی سے بچایا۔

فہرست نومسلمون کی

جو تمام مرد و عورت برس دیڑھ برس کے اندر ہی اندر
مخدوم محمد خان صاحب اور موذن عبدالرحیم صاحب
کی شخصی کوششون سے مسلمان ہوئے ہین اور
سب کے سب پیشہ ور ہین کسیکو معاش وغیرہ کی
مطلق پرواہ نہین ہے۔

فہرست نومسلم مردونکی ؛ فہرست نومسلم عورتونکی

۱	فخرالدین	بابجی	مرتبا		۱	خاتون بی	تیلوبائی	مرتبا	
۲	عبدالرحمان	متواجی	~		۲	سکینہ بی	لچھمن بائی	~	
۳	عبدالرحمان	کات بابا	~		۳	فاطمہ بی	پاروبائی	~	
۴	عبدالملک	ارتپا	~		۴	خدیجہ بی	بوزنابائی	~	
۵	عبدالعزیز	پاپرنا	~		۵	کلثوم بی	یلوبائی	~	
۶	عبدالوہاب	یلپا	~		۶	سکینہ بی	گوتابائی	~	
۷	عبدالکریم	یلپا	~		۷	کلثوم بی	کاین بائی	~	
۸	عبداللہ	نمباجی	~		۸	عائشہ بی	یلوبائی	~	
۹	عبداللہ	منسامی	~		۹	وزیری بی	یلوبائی	~	
۱۰	عبدالرحمان	پرسیا	~		۱۰	صفورا بی	سکرابائی	~	
۱۱	عبدالغفور	یلوجی	~		۱۱	رابعہ بی	ستواجی		
۱۲	عبداللہ	پیران جی	~		۱۲	حلیمہ بی	ایکبابائی		
۱۳	عبدالسلام	یلگیا	حجام		۱۳	سارا بی	متوفیہ		
۱۴	عبدالغفور	منسامی	~		۱۴	حنیفہ بی	سالوبائی		
۱۵	عبدالسبحان	انتا	مدلیار		۱۵	خاطر بی	اکوبائی		
۱۶	عبدالرشید	پرنیا	مرتبا		۱۶	حلیمہ بی	بیابائی		
۱۷	عبدالغفور	مرتاپورکیا	~		۱۷	زینب بی	اکوبائی		
۱۸	عبدالغفور	ورشنا	~		۱۸	خاطر بی	مرگیس		
۱۹	عبدالقادر	میکائیل	نفرانی		۱۹	امینہ بی	کتابائی		
۲۰	محمد عبداللہ	گوندرام سامی	مرتبا		۲۰	خدیجہ بی	لہنابائی		
۲۱	محمد یعقوب	ورپا	~		۲۱	کلثوم بی	سبان	ہندو	
۲۲	عبدالجبار	یلپا	~		۲۲	شیرینہ بی	تایمان	~	
۲۳	عبدالقدوس	یلپا	~		۲۳	خاطر بی	ناگمان	~	